REGD L. No. 5254

267

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"
فی پرچہ	۱	۔/

جلد ۲ | ۲۴ اخاء ۱۳۲۷ھش | ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۴۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

کراچی اور طہران کے درمیان ہوائی سروس

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ وزارت مواصلات پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ایران کی تجویز کے مطابق کراچی اور طہران کے درمیان فوراً ہوائی سروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ہم اتحادی اقوام کی کامیابی کیساتھ ہی عالم اسلام کو بھی مضبوط اور متحد دیکھنا چاہتے ہیں

کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل بین الاقوامی نگرانی میں غیر جانبدارانہ رائے شماری ہے (گورنر جنرل پاکستان)

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ خواجہ ناظم الدین قائمقام گورنر جنرل پاکستان نے اتحادی اقوام کی سیکرٹری جنرل موسیولی کو "یوم اتحاد اقوام" کی تقریب پر ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جسمیں انہوں نے فرمایا پاکستان کے باشندے اور حکومت دونوں یہ چاہتے ہیں۔ کہ اتحادی اقوام کو کامیابی نصیب ہو۔ پاکستان اتحادی اقوام سے پورا تعاون کریگا اتحادی اقوام کو چاہیئے کہ وہ جنگ کو ایک ناقابل معافی جرم قرار دیدیں۔

خواجہ ناظم الدین نے ایک فرانسیسی نامہ نگار سے ملاقات کرتے ہوئے فرمایا اتحادی اقوام کو مضبوط دیکھنے کی تمنا سے ہماری اس خواہش پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو بھی مضبوط اور متحد ہو جانا چاہیئے ہم نے اعراب فلسطین کی مدد کرنے کیلئے ایک کمیٹی قائم کی ہے اس نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ آیا ہمیں تربیت یافتہ رضا کار بھی بھیجنے چاہئیں یا نہیں۔

نامہ نگار نے دریافت کیا کہ آیا قائداعظم کوئی سیاسی وصیت کر گئے ہیں۔ آپ نے کہا قائداعظم ہمیشہ یقین محکم تنظیم اور اتحاد پیدا کرنیکی تلقین فرمایا کرتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ یہی آپکی وصیت تھی۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان اور ہندوستان کے درمیان صرف یہی مسئلہ اختلاف کا موجب بنا ہوا ہے اس مسئلہ کا واحد حل یہی ہے کہ کشمیر میں بین الاقوامی نگرانی میں غیر جانبدارانہ اور منصفانہ رائے شماری کرائی جائے۔ اور اس طرح باشندگان کشمیر کی رائے معلوم کر لی جائے۔

پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج کے تمام راستے بند کر دیئے گئے

ڈیڑھ سو ہندوستانی ہلاک ہو گئے

تراڑکھل ۲۳ اکتوبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ دفاع نے بتایا ہے کہ پانچ روز سے پونچھ کے علاقہ میں برابر لڑائی ہو رہی ہے مجاہدین نے ہندوستانی دستوں کو سخت جانی نقصان پہنچا کر کئی ایک اہم مقامات پر قبضہ کر لیا۔ ان مقامات پر قبضہ کرنیکی وجہ سے اب ہندوستانی فوج کیلئے پسپا ہو کر پونچھ شہر میں واپس جانے کے تمام راستے بند ہو گئے ہیں۔ اس محاذ پر ڈیڑھ سو ہندوستانی ہلاک ہو چکے ہیں۔

میر واعظ محمد یوسف وزیر بنا دیئے گئے

تراڑکھل ۲۳ اکتوبر۔ میر واعظ محمد یوسف کو آزاد کشمیر گورنمنٹ میں مذہبیات۔ تعلیم اور صحت کا وزیر بنا دیا گیا آپ کشمیر کے مفتی بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

ہری جن اور عیسائی بکثرت پاکستان آرہے ہیں

جالندھر ۲۳ اکتوبر۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کے ... سے ایک اعلان کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں عیسائیوں اور ہری جنوں کی طرف سے پاکستان جانے کے پرمٹ حاصل کرنے کی درخواستیں آرہی ہیں۔

اسرائیلی حکومت امریکہ سے قرض لیگی

نیویارک ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی حکومت نے امریکہ سے قرض حاصل کرنیکی درخواست کی ہے اور امریکن بنک نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

فرانسیسی ہند کے گورنر نے انڈین یونین کی تجویز مسترد کر دی

ماہی ۲۳ اکتوبر۔ فرانسیسی ہند کے گورنر نے انڈین یونین کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ فرانسیسی ہند میں میونسپل انتخابات کے موقع پر اسے اپنے مبصر بھیجنے کی اجازت دے دی جائے۔ حکومت کے تین مشیروں نے استعفا دیدیا ہے۔ گورنر نے ان کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ لیکن انہیں کہا ہے کہ وہ نمائندہ اسمبلی کے اجلاس تک اپنا کام جاری رکھیں۔ کل یہاں پہلی بار فرانسیسی پولیس نے ایک ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا اور متعدد مجروح ہوئے۔

سیاسی کمیٹی نے مسئلہ فلسطین پر غور کرنا ملتوی کر دیا

پیرس ۲۳ اکتوبر۔ مجلس اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے مسئلہ فلسطین پر غور کرنے کے لئے اپنا اجلاس منعقد کیا۔ جس میں یہ تجویز منظور کر لی گئی کہ مسئلہ فلسطین پر غور و خوض ایک ہفتہ کیلئے ملتوی کر دیا جائے۔ اس تجویز کے حق میں ۱۹ اور اس کی مخالفت میں ۱۶ ووٹ آئے۔

اسرائیلی حکومت کی ڈاک کا انتظام

تل ابیب ۲۳ اکتوبر۔ اسرائیلی حکومت کے پوسٹماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ سوائے پاکستان۔ افغانستان اور فلپائن کے باقی سب ممالک سے ڈاک کی آمدورفت کا انتظام کیا جا رہا ہے

مفتی فلسطین کے نمائندوں کیطرف سے قائداعظم اور وزیر خارجہ پاکستان کو خراج تحسین

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ مفتی اعظم فلسطین کے دو ذاتی نمائندے کراچی پہنچے ہیں انہوں نے ایک بیان میں کہا عرب پاکستان کو سب سے بڑی اسلامی مملکت سمجھتے ہیں اور قائداعظم کی رحلت کو عالم اسلام کا ایک عظیم الشان نقصان تصور کرتے ہیں انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ محمد ظفر اللہ خاں کو بھی خراج تحسین ادا کیا۔ اور کہا جمعیت اتحاد اقوام کے اجلاسوں میں انہوں نے فلسطین کے عربوں کی حمایت میں جو زبردست تقریریں کیں۔ ان کی وجہ سے ہمیں بڑی مدد ملی ہے۔

یہودیوں نے خاتمہ جنگ کے اعلان کی خلاف ورزی شروع کر دی

قاہرہ ۲۳ اکتوبر۔ مصر کی وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی فلسطین میں جنگ بند کر دینے کے اعلان کے چند گھنٹے بعد ہی یہودیوں نے اس اعلان کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے چنانچہ انہوں نے صحرائے نجف کے بعض علاقوں پر بمباری کی۔ ایک ساحلی مقام پر جو عربوں کے قبضہ میں ہے گولے برسائے۔ یہودیوں نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جنوبی فلسطین میں جنگ بند کر دینے کے اعلان سے چند گھنٹے قبل تک یہودی فوجیوں نے کئی اہم بستیوں اور چوکیوں پر قبضہ کر دیا تھا لیکن عرب حلقے یہودیوں کے اس دعویٰ کی تردید (کرتے ہیں)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ جیکسن روڈ سے شائع کیا

شکریہ و معذرت

(از مکرم و محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ)

مجھے افسوس ہے۔ کہ میں یہ شکریہ و معذرت دیر سے شائع کر رہا ہوں۔ ۱۰ اپریل ۴۸ء مطابق ۱۳۲۷ھ ہجری شمسی ہماری رہائی سنٹرل جیل لاہور سے ہوئی۔ احباب نے اس رہائی پر بذریعہ خطوط و تار اپنی مخلصانہ درجہ خوشی اور جذبات اخلاص کا اظہار فرمایا۔ میں نے بتوفیقہ تعالیٰ بہت سے احباب کو فرداً فرداً ان کے تاروں اور چٹھیوں کے جوابات شکریہ و امتنان کے ساتھ دیئے۔ شائد بعض دوستوں کو جواب بوجہ ان سفروں کے نہ دے سکا ہوں۔ جو مجھے رہائی کے بعد پیش آئے۔ ایسے احباب مجھے معذور سمجھیں۔ میں نے اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کی۔ اپنے ان سب دوستوں کا ممنون ہوں۔ اور ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ارشاد کے ماتحت حتی الوسع اپنے ان دوستوں کے لئے درد مندانہ جذبات کے ساتھ دعا کی توفیق جیسی بھی وہ ہے پا رہا ہوں۔

البتہ اس اثناء میں ایک بہت بڑی کوتاہی مجھ سے ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ۱۱ جون ۴۸ء مطابق ۱۳۲۷ ہجری شمسی کو جب میرے بھائی سید عزیز اللہ شاہ صاحب کا نہایت رنجدہ انتقال ہوا۔ تو اس موقعہ پر بھی بہت سے دوستوں کی طرف سے دلسوز جذبات سے پر خطوط ملے۔ نہ صرف مجھے بلکہ میرے بھائیوں کو اور ان کے خاندان کو بھی وہ ہر خط میرے دل پر ایسا ہی اثر پیدا کرتا تھا۔ جیسا القادہ پیدا ہو... وہ خطوط جو بھائی مرحوم کے دوستوں کی طرف سے تھے۔ انہوں نے بار بار میرے آنسو بہلائے۔ میں نے اس اثناء میں بارہا کوشش کی۔ کہ ایک ایک خط کا جواب شکریہ کے ساتھ دوں۔ مگر مجھ سے خط نہ لکھا جا سکا۔ دل صدمۂ غم سے اتنا افسردہ اور بوجھل تھا کہ میں سکت نہ پاتا۔ جیسے قوت ارادی بھی مفقود ہے۔ دل دنیا سے اتنا اچاٹ کہ اس کی فناء پذیر صورتوں سے کوئی لگاؤ ہی نہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک یہی حالت رہی ایک ماہ خود بیمار رہا۔ اور اس کے بعد دو دفعہ مجھے باہر دورۂ سفر کرنے پڑے۔ اور اب یہ معذرت چنیوٹ سے غرض اشاعت بھیج رہا ہوں۔ اپنے ان احباب کا جنہوں نے میرے بھائی کی وفات پر تعزیت فرمائی ہے۔ صمیم دل سے ممنون ہوں۔ اور ان سے اپنی کوتاہی پر معافی کا خواستگار ہوں میں ... نہایت درجہ مغموم اور بے کلی کی حالت میں رہا ہوں۔ ... یہی خواہش رہی کہ کبھی فرصت حاصل ہو تو شکریہ ... نہیں جواب دیا جائے۔

دیگر بھائیوں میں سے بوقت بیماری و تیمارداری اور بوقت ... تجہیز و تکفین کوئی بھائی موجود نہ تھا۔ مگر اخوت ... کی بے بہا نعمت کے طفیل ہر دوست انتہائی ہمدردی ... بن گیا۔ دو وسیلہ صاحبزادہ مولوی عبدالوہاب ... نے اپنے عزیز بچے کی وفات پر حسنا ان ... مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غایت درجہ ہمدردی کے متعلق اپنے جذبات امتنان کا ذکر اخبار الفضل میں کیا ہے۔ اور جو صحیح تصویر انہوں نے الفاظ میں اتار دی۔ وہی تصویر مشاہدہ کرنے کا مجھے بھی موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے خاندان کے تمام افراد کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک صدمہ خوردہ دل کو اپنے حسن اخلاق سے نوازا اور سہارا دیا۔ ڈاکٹر صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب بھائی کے معالج تھے۔ اور میں حضر کے وقت مطلوبہ ادویہ مہیا کرنے میں بذات خود مع ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ادھر ادھر تگ و دو کرتے رہے۔ یہ دونوں نہایت فکرمند اور آبدیدہ تھے۔ جس وقت میو ہسپتال میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے بھی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ سب سے پہلے خطرہ سے آگاہ کرنے والے مرزا احسان علی صاحب تھے جنہیں علاج معالجہ میں بہت بڑا تجربہ حاصل ہے انہوں نے بھی شروع سے لیکر آخر تک ہر مطلوبہ مدد سے کسی قسم کا دریغ نہیں کیا۔ بلکہ میرے ساتھ میرے فکروں میں شریک رہے۔ اسی طرح میرے دوست غلام محمد صاحب اختر اور قریشی محمود احمد صاحب قائد اور دیگر تمام دوستوں نے جو موجود تھے میری یاوری کی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے باوجود خود بیمار ہونے کے کام کا ایک بڑا حصہ اپنے ذمہ لے لیا۔ اور یہ سب دوست میرے لئے بھائیوں سے بھی بڑھ کر غمگسار ہو گئے۔ یہ بے بہا نعمت صرف احمدیت کے طفیل ہمیں حاصل ہوئی ہے کہ کیا غم و اندوہ میں اور کیا خوشی میں ہزار ہا دوست غمگسار اور شریک حال مل جاتے ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ فاصبحتم بنعمته اخوانا کی قابل رشک تاریخ ہمارے زمانہ میں بھی دوبارہ دہرائی گئی۔

تقدیر کا نوشتہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جو جو کوشش ڈاکٹروں کی طرف سے بھائی کی جان بچانے کے لئے کی گئی۔ اس کوشش نے بھائی کو اپنی اجل مقدر سے بچانے والا دکھنے کے قریب تر کر دیا۔ ۱۰ جون اتوار کی صبح جب میں ان کی حالت دیکھنے کے لئے میو ہسپتال میں گیا۔ تو انہیں ہشاش بشاش پایا۔ پہلے اردو میں اپنی بیماری کی تخفیف کا ذکر کیا۔ اور پھر انگریزی میں کہا۔

I am feeling much relief

اور رات کو ۹ ½ بجے کے قریب جب میں ان سے واپس ڈالیں آیا۔ تو اس اطمینان کے ساتھ واپس آیا۔ کہ ایک دو روز میں انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔ مگر ایک بجے رات کو اچانک ایسا معلوم ہوا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سے ایک قیمتی چیز سنبھلے سنبھلے کسی اتھاہ کنوئیں میں گر کر غائب ہو گئی ہے۔

اور میں نے کہا اللّٰھم رضیت بما رضیت انت۔ ۵ جون کو گیارہ بجے دوپہر راولپنڈی میں یکایک میں گھبرا اٹھا اور عربی کے بعض شعر دہراتے ہوئے ایسی حالت میں سفر کیا کہ بوقت سفر پوری تیاری بھی نہ تھی۔ گاڑی کا وقت نزدیک تھا۔ پہلے جہلم کا ٹکٹ لینا چاہا۔ دل میں سے ہی ہاتف غیبی نے پر یم بھرے لہجہ میں کہا۔ بھائی عزیز جہلم نہیں لاہور ہیں۔ میں نے لاہور کا ٹکٹ لے لیا۔

عربی کے شعر یہ تھے

كَأَنِّي مَا وَرَاءَ الْأُفُقِ

تَخْطِفُ الْإِحْسَاسَ مِنِّي بِجَبِين

وَطَافَ فِي عَيْنَيَّ لَوْنُ الشَّفَقِ

وَهَا هِيَ الظُّلْمَةُ تَطْوِي الْجُفُون

(یعنی اے میری اداسی افق کے پیچھے کیا ہے دھڑکن نے میری پیشانی پر شکن ڈال دیئے ہیں میری آنکھوں میں شفق کا رنگ چھا گیا ہے۔ اور یہ دیکھو تاریکی پلکیں بند کر رہی ہے۔ گاڑی میں کھڑکی سے منہ باہر کی طرف کئے یہ شعر بار بار گنگناتا رہا۔ اور ترجمانا تھا کہ کیا ہونے والا ہے وہ رات بہت ہی تاریک اور بہت ہی اداس تھی جس میں بھائی نے آخری سانس لیتے ہوئے پلکیں بند کیں۔ راولپنڈی میں جو دھڑکا محسوس کیا۔ وہ اس وقت کے نامعلوم آنے والے حادثہ کا پیش خیمہ تھا۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس قسم کا مشاہدہ کیا ہوگا جس کی تصویر مذکورہ بالا دو شعروں میں کھینچی گئی ہے۔ اور جس کا تجربہ جیسے مجھے ہوا آپ کو بھی ہوا ہوگا

یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ اس مادی عالم کے ماوراء یا اس میں ایک اور عالم بھی ہے جو ایک وقت میں عالم غیب ہوتا ہے۔ اور جو دوسرے وقت میں عالم شہود ہو جاتا ہے ہماری موجودہ زندگی ایک پردہ ہے۔ جسے اٹھانے کے لئے موت بطور اس سوئچ (یعنی بجلی کا بٹن) کے ہے۔ جونہی اسے دبایا جاتا ہے سینما کی طرح ایک اور منظر عالم وجود میں آجاتا ہے۔ ہمارا بھی رخ اسی عالم کی طرف ہے۔

ایک اور بات اس تعلق میں قابل ذکر یہ ہے کہ ایک ماہ قبل جہلم جب میں بھائی کی ملاقات کے لئے گیا تو اس وقت انہوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر کیا۔ اور ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا کہ بھائی اب میرا وقت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک ماہ تک میں کچھ تلملایا۔ اور ان سے کہا کہ خوابوں کی تعبیریں اچھی بھی ہوتی ہیں۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد مجھ سے انہوں نے ایک ضرورت کا ذکر کیا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کی ضرورت پوری کر دوں گا لیکن آپ مجھ سے ایک عہد کریں۔ اور وہ یہ کہ ہر سال تبلیغ کے لئے ایک مہینہ آپ وقف کیا کریں گے چنانچہ مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ میرے ہاتھ میں دیئے۔ اور مجھ سے عہد کیا کہ وہ ایسا کریں گے اور پھر مجھ سے کہا کہ کیا آپ بھی میری یہ ضرورت پوری کر دیں گے۔ میں نے کہا ہاں انشاء اللہ ضرور پوری کرونگا۔ ۵ جولائی کو جب میں لاہور پہنچا تو انہیں بیمار اور افسردہ پایا۔ ان میں شگفتگی پیدا کرنے کے لئے میں نے کہا۔ بھائی میں اپنا عہد پورا کر چکا ہوں۔ جس پر وہ آبدیدہ ہو گئے شاید اس خیال سے کہ وہ اپنا عہد وفا نہ کر سکیں گے پھر کچھ کہنا چاہتے تھے مگر وہ رک گئے۔ شاید یہ کہنا چاہتے ہوں کہ ان کا وہ عہد ان کے بچے پورا کریں گے (اللہ کرے کہ یہ بچے ان کا یہ عہد پورا کرنے کی توفیق پائیں) یہ عہد جہاں تک مجھے یاد ہے ان بچوں کی موجودگی میں ہی باندھا گیا تھا۔ عزیزہ بشریٰ بیگم بھی موجود تھیں۔ اس موقعہ پر جہاں تک مجھے یاد ہے کہ عزیزہ نے انہیں اپنا یہ خواب سنایا کہ وہ کسی افسر کی ملاقات کے لئے باہر جانے لگے ہیں۔ کپڑے کچھ میلے ہیں۔ تو عزیزہ ان سے کہتی ہیں کہ کپڑے تبدیل کر لیئے جائیں (خواب میں نیلے کپڑے دیکھنا بیماری پر دلالت کرتا ہے) چنانچہ وہ ایک باغ میں گئے جہاں ایک بہت بڑا محل ہے۔ اس محل میں داخل ہوئے۔ اور پھر محل کے بالائی حصہ سے ظاہر ہوئے۔ سر پر سبز پگڑی ہے۔ چہرہ روشن اور بدن پر ایک لمبی عبا جیسی حضرت صاحب پہنتے ہیں۔ عزیزہ بشریٰ بیگم سے محبت بھرے لہجہ میں خطاب کیا اور کہا کہ تمہاری خواب کی تعبیر میرے اس مشاہدہ کے مطابق ہے جو مجھے سجدہ میں ہوا اور دونوں کی تعبیر ایک ہی ہے جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں (یعنی قرب موت) خوابوں اور کشوف کے یہ نظارے بھی درحقیقت اس روحانی عالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کی طرف ہم سب یکے بعد دیگرے جانے والے ہیں۔

یہ بھائی جو مجھ سے دس گیارہ سال چھوٹا تھا اور جب یہ پیدا ہوا تو میں خوبرو معصوم بچہ کو بچپن میں خوشی خوشی اپنے ہاتھوں سے نہلایا کرتا تھا۔ میرے صدمہ کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ اس بھائی کو اب وفات پا جانے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زیر خاک رد پوش کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں نہلانا پڑا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے احباب جنہوں نے میرے انتہائی غم میں میری تعزیت فرمائی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو ان کے خط کا جواب نہ دے سکنے پر معذور سمجھیں گے۔ طبیعت تو سنبھل گئی ہے۔ مگر خطوط بہت ہیں اور فرصت کم اور یوں بھی دیر ہو گئی ہے

روزنامہ الفضل
۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۸ء

امن کے قیام کا مقدس مقصد

مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ کے ڈنر پر لیاقت نہرو ملاقات کے متعلق سیاسی حلقوں میں بہت قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں چونکہ اس ملاقات میں جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس کا ایک حرف بھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ پاکستان اور ہند کے درمیان کشمیر کا جو مسئلہ متنازعہ ہے ضرور اس کے متعلق کوئی نہ کوئی بات چیت ہوئی ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دونوں ملکوں میں جیسا کہ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے سب سے بڑا تنازعہ کشمیر کا ہی ہے۔ اور اگر یہ تنازعہ کسی طرح ختم ہو جائے۔ تو ان کے باہمی تعلقات خوشگوار ہو سکتے ہیں۔

برطانیہ کو اس وقت اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ تمام ان ممالک کی توجہ جو اس سے وابستہ ہیں۔ دوسری باتوں سے ہٹ کر اس بڑے مسئلہ کی طرف مبذول ہو۔ جو روس کے خلاف محاذ مضبوط کرنے کے متعلق ہے۔ اگرچہ ہند کے متعلق ابھی صحیح علم نہیں کہ وہ دولت مشترکہ کے ساتھ کس قسم کے تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن برطانیہ کو اس امر کا یقین ہے۔ کہ جس طرح بھی ہوگا وہ ہند کو ہاتھ سے جانے نہیں دے گا۔ اور ضرور اسکو اپنے ڈھب پر لے آئیگا۔ اگرچہ بعض کے نزدیک یہ معاملہ اس لحاظ سے کسی قدر نازک ہے کہ ہند اس کے عوض جو قیمت طلب کرے گا وہ پاکستان کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات پر اثر انداز ہوگی۔ اس لئے برطانیہ کی دلی خواہش ہے کہ ہند اور پاکستان کے باہمی تعلقات کسی نہ کسی طرح خوشگوار ہو جائیں۔ تاکہ اسکی دفاعی پالیسی کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ بحر ہند میں برطانیہ کی جو دفاعی سکیم ہے۔ اس سے ہند اور پاکستان کا بہت بڑا تعلق ہے۔ اور وہ ان دونوں ملکوں میں سے کسی ایک کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اس کے باوجود ہند نے جو علیحدگی کی دھمکی دے رکھی ہے۔ اس نے برطانیہ کو بہت حد تک پریشان ضرور کر رکھا ہے۔ اور وہ کوئی ایسا فارمولا معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جس سے ہند کے ساتھ حسب خواہش تعلقات بھی قائم رہیں۔ اور پاکستان کے لئے بھی کوئی شکایت کی گنجائش نہ ہو۔

ہندوستان کی تقسیم کے وقت پاکستان بالکل بے دست و پا تھا۔ اور چونکہ اس کی تشکیل تقسیم کے بعد ہی ظہور میں آنے والی تھی۔ اس لئے برطانیہ کی لیبر حکومت ہند کو جتنا بھی فائدہ پہنچانے میں کامیاب ہو گئی۔ پاکستان کو جو نقصان پہونچا اس نے خاموشی سے برداشت کر لیا۔ لیکن اب پاکستان کی حالت ویسی نہیں ہے۔ یقیناً اب وہ اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

جہاں تک کشمیر کا سوال ہے بعض سیاسی حلقوں میں یہ قیاس آرائی ہو رہی ہے کہ برطانیہ اس بین المستعمراتی تنازعہ کو تقسیم ہی کے آزمودہ طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ تجویز مکمل بھی ہو چکی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو ہمارا خیال نہیں کہ یہ تجویز عملی جامہ پہنائی جا سکے۔ پاکستان کے کشمیر میں جو حقوق ہیں محض ان کی بنا پر وہ کسی ایسی تجویز کو قبول کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ جو کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف ہو۔ آزاد کشمیر کے سربراہ خواجہ غلام عباس نے غیر مبہم الفاظ میں تقسیم کشمیر کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اگر بفرض محال پاکستان بطور خود تقسیم کو مان بھی لے۔ تو ہمیں خوف ہے۔ کہ وہ آزاد کشمیر حکومت کو منوانے میں ناکام ہوگا۔ کشمیر کمیشن کو پاکستان نے جو بیان دیا ہے۔ اس میں اس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے عوام کی مرضی کے خلاف ان کو مجبور نہیں کر سکتا۔

اگر واقعی تقسیم کی کوئی تجویز زیر غور ہے اور برطانیہ اپنی مشکل کو اس طرح حل کرنا چاہتا ہو۔ تو اس لحاظ سے برطانیہ کی کامیابی کی منزل ابھی دور ہے۔ کیونکہ اگر ہند اور پاکستان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے راستہ میں مسئلہ کشمیر حائل ہو تو یہ مسئلہ تقسیم کی تجویز سے شائد حل نہ ہو سکے۔

برطانیہ دعوے دار ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جو تیاریاں وہ امریکہ کے ساتھ ملکر اس وقت کر رہا ہے۔ وہ روس کی امن شکن روش کے پیش نظر کر رہا ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ تو دنیا میں بالکل امن چاہتا ہے۔ لیکن روس امن نہیں چاہتا۔ وہ دنیا میں خطرناک انقلاب لانا چاہتا ہے۔ اور فتنہ و فساد برپا کرنے کے درپے ہے۔ ہم اسکو اس سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم دنیا کے امن کے محافظ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اگر اس کا یہ دعوےٰ درست ہے۔ تو اسکو یقین کرنا چاہیئے کہ دنیا کی حقیقی خیر خواہی صرف اور صرف صداقت پرستی سے ہو سکتی ہے۔ کوئی امن الوقتی تجویز دنیا کے امن جیسے مقدس کام میں ممد و معاون ثابت نہیں ہو سکتی۔ دنیا کا امن صرف عدل و انصاف کے اصولوں پر قائم ہو سکتا ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے سے اگر برطانیہ کی سکیم کو تقویت پہونچتی ہے۔ اور اس کی یہ سکیم امن کے حصول کے لئے ہے۔ اور برطانیہ دونوں ملکوں میں جو کشمیر کے متعلق تنازعہ ہے۔ اسکو نپٹانا چاہتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ اس تنازعہ کو عدل و انصاف کے اصولوں پر نپٹانے کی کوشش کرے۔ تاکہ اس طرف سے ہمیشہ کے لئے اطمینان ہو جائے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو اول تو تنازعہ رفع ہی نہیں ہوگا۔ اور اگر بظاہر ہو بھی گیا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ پائیدار حقیقی صفائی اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک دونوں طرف کی کدورت بالکل دھوئی نہ جا چکے۔

غذا

ہمارے ملک میں جہاں باقی کئی معاملات میں سستی اور لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں اپنی غذا کے متعلق بھی ہم نے کبھی غور و خوض نہیں کیا۔ اور جو طریقے آباء و اجداد سے رائج ہو گئے ہیں۔ ان میں ذرا بھی کمی بیشی یا اصلاح کا خیال نہیں کیا گیا۔ تمام دنیا سے الگ ہندوستان کے لوگ اپنے کھانوں میں مصالحہ جات کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے سالن کو چٹخارہ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مصالحہ جات دنیا کی دوسری اقوام بھی استعمال کرتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں جس کثرت سے ان کا استعمال ہوتا ہے اور کہیں نہیں ہوتا۔ کثرت مصالحہ کی وجہ سے خوراک کی غذائی قیمت بہت کم ہو جاتی ہے۔ پھر ہمارے ملک میں خوراک کا بنیادی حصہ اناج سمجھا جاتا ہے۔ گوشت اور سبزیاں بہت کم استعمال کی جاتی ہیں۔ اور وہ بھی اس طرح کہ مصالحوں سے ان کی غذائیت تباہ کر دی جاتی ہے۔

مشہور ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا بڑی بہادر قوموں کو بھی کمزور کر دیتی ہے۔ یقیناً اس سے خوراک کا بھی بہت بڑا تعلق ہے۔ پاکستانیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی خوراک میں آہستہ آہستہ تبدیلی کرنے کی کوشش کریں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ماہرین کے ذریعہ پاکستان کے شہریوں کے لئے بہترین مناسب غذاؤں کا تعین کرائے اور ان کی ترویج کی کوشش کرے۔

پردہ اور معاشرتی کام

برٹش ویمن ایسوسی ایشن لنڈن کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں بیگم لیاقت علی خان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ پاکستان میں عورتیں معاشرتی کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے پردہ چھوڑتی جا رہی ہیں۔

اس سے موصوفہ کا یہ مطلب ہے کہ اسلام نے جو عورتوں کے لئے پردہ کا حکم دے رکھا ہے وہ غلط ہے اور پاکستان کی عورتوں نے اس غلطی کو محسوس کر لیا ہے۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ معاشرتی کاموں میں پردے اتارے بغیر حصہ نہیں لیا جا سکتا۔ آپ نے یہ بات کہہ کر گویا برطانیہ کے لوگوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ جو بے پردگی مغربی اقوام میں پائی جاتی ہے۔ وہ نہایت اچھی چیز ہے۔ اور اگر وہ معاشرتی کاموں میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ تو مغرب کی تقلید کرنا پاکستان کی مسلم عورتوں کے لئے نہایت ضروری ہے

ہم نہیں سمجھے کہ عورتوں کے معاشرتی کاموں میں حصہ لینے کا پردے کے ساتھ کیا تعلق ہے موصوفہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں نے ایک ہزار برس تک دنیا میں بطور دولت نافقہ کے حکومت کی ہے۔ اسلامی تاریخ میں ہزاروں عورتوں کا ذکر موجود ہے۔ جنہوں نے نہ صرف معاشرتی کاموں میں بڑا حصہ لیا۔ بلکہ سیاسی اور ملکی معاملات میں بھی وہ دنیا کی دوسری بے پردہ اقوام کے مقابلہ میں کسی طرح پیچھے نہیں رہیں۔ یہ ناموَر خواتین سوائے چند استثنائی مثالوں کے سب کی سب پردہ دار تھیں۔ اور پردے کے اندر رہ کر وہ معاشرتی بلکہ ملکی کاموں میں حصہ لینے میں کوئی روک محسوس نہیں کرتی تھیں۔

پاکستان میں بے شک بعض تعلیم یافتہ خواتین نے پردہ کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ لیکن ان میں سے سب کی سب نہ تو معاشرتی کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور نہ اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ کہ ان میں سے جو ایسے کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔ وہ ان خواتین سے بہتر کام کر سکتی ہیں۔ جو پردہ قائم رکھتے ہوئے اب ہزاروں کی تعداد میں معاشرتی کاموں میں ہماں معروف ہیں۔

اظہار تعزیت کا شکریہ

میرے عزیز بچے مرزا منور احمد مرحوم مبلغ امریکہ کی اچانک وفات پر کثرت سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط وغیرہ وصول ہوئے ہیں۔ احباب جماعت نے اس موقعہ پر جس اخوت اور ہمدردی کا نمونہ دکھایا وہ قابل رشک ہے۔ اور میرے لئے باعث تسکین۔ چونکہ الگ الگ ہر خط کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے الفضل کے ذریعہ میں تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور میرے مرحوم بچے کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ خاکسار [illegible]

مسئلۂ ارتقاء

انسانی پیدائش کے متعلق قرآنی نظریہ کی وضاحت

(۳)

گو انسان کی پیدائش شروع سے ہی نطفۂ امشاج سے ہوئی ہے۔ مگر ابتداء میں وہ بالقوّۃ تو نطفۂ امشاج کی خصوصیت رکھتا تھا مگر بالفعل اس سے نطفۂ امشاج کی قوتیں ظاہر ہونی شروع نہ ہوئی تھیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ ترقی کرنے کے بعد ظہور میں آنے لگیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (دھر ع ۱) یعنی نطفۂ امشاج سے پیدا کرنے کے بعد ایک زمانہ وہ آیا کہ انسان بالقوّۃ سے بالفعل بھی انسان بن گیا اور سمیع و بصیر ہو گیا۔

سمیع و بصیر سے مراد صرف سننے والا اور دیکھنے والا نہیں ہے بلکہ سمیع بہت سننے والے اور بصیر دیکھنے پر قادر کو کہتے ہیں یہ الفاظ حیوانوں کی نسبت استعمال نہیں ہو سکتے ان کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سمیع اور بصیر ہیں بلکہ وہ صرف سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔ سننے اور دیکھنے کے قوٰی ان میں کامل طور پر نہیں پائے جاتے۔ سمیع و بصیر وہی ہستی کہلا سکتی ہے۔ جس کی دیکھنے اور سننے کی قوت کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی نسبت بھی سمیع و بصیر کے الفاظ آتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی جا سکتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (نساء ع ۸) اللہ تعالیٰ یقیناً سمیع اور بصیر تھا اور سمیع و بصیر ہے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ غرض سمیع و بصیر اس ہستی کی نسبت بولا جاتا ہے جو سننے اور دیکھنے میں کمال رکھتی ہو اور قرآن کریم کے محاورہ میں انسان کو اسی لئے سمیع و بصیر کہا جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سنتا اور اسکی قدرتوں کو دیکھتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو الٰہی کلام کے سننے سے انکار کرتے ہیں اور اسکی قدرتوں کے دیکھنے سے اعراض کرتے ہیں اندھے اور بہرے قرار دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (ہود ع ۳) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کے مطابق اعمال بھی کئے اور اپنے رب کی طرف عجز کے ساتھ جھکے اور اسکے سلوک سے مطمئن ہو گئے۔ وہی لوگ جنت کے مستحق ہیں وہ اس میں بستے چلے جائینگے ان دونوں فریق (یعنی خدا تعالیٰ کا کلام سن کر اس پر ایمان لانے والوں اور اسکی قدرتوں کو دیکھنے والوں اور منکروں) کی حالت اندھوں اور بہروں اور دیکھنے والوں اور سننے والوں کی حالت کی طرح ہے۔ کیا یہ دونوں حالتیں برابر ہو سکتی ہیں پھر کیا یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم حقیقی سمیع و بصیر انہی کو قرار دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی بات سننے اور اسکی قدرتوں کے دیکھنے کے عادی ہیں پس اوپر کی آیت میں انسان کے سمیع و بصیر بنانے سے یہی مراد ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا آیا کہ نطفۂ امشاج سے جو خاصیتیں اس کے اندر بالقوّۃ رکھی گئی تھیں۔ وہ بالفعل بھی ظاہر ہو گئیں اور یہی وہ تغیر تھا جس کے اول مظہر اور اپنے زمانے کے کامل مظہر آدم علیہ السلام تھے ورنہ یہ نہیں کہ ان سے پہلے کوئی بشر نہ تھا۔ ان سے پہلے بھی بشر تھے کیونکہ وہ نطفۂ امشاج سے پیدا ہوتے تھے۔ مگر آدم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے وہ ابھی سمیع و بصیر نہ ہوئے تھے۔ یعنی ان کی قوتیں ابھی اس حد تک ترقی پذیر نہ ہوئی تھیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سننے کے اہل ہو جاتے اور اس کی قدرتوں کو دیکھنے کے لائق ہوتی ہیں تو پس اس زمانہ میں ان پر الہام نازل نہ ہوتا تھا اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کو جو شریعت سے تعلق رکھتی ہیں ان کے لئے ظاہر نہ کرتا تھا۔ لیکن جب انسان ترقی کرتے کرتے سمیع و بصیر کے مقام پر پہنچ گیا اور اس کا پہلا کامل وجود آدم علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کام کے لئے چن لیا اور اپنے الہام سے اسے مشرف کیا اور روحانی دور کی ابتداء ہو گئی اور انسان گویا اس جنت کا مستحق ہو گیا۔ جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بشر گو بالقوّۃ انسانیت کی طاقتیں رکھتا تھا مگر بالفعل ان قوتوں کو ظاہر کرنے کے قابل نہ تھا اور اسکی دماغی حالت دوسرے حیوانوں سے زیادہ ممتاز نہ تھی اور اس وجہ سے اسے شریعت کا پابند نہ کیا گیا تھا۔

اوپر کی آیات سے یہ امر ظاہر ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک بشر کی پیدائش یکدم نہیں ہوئی اور آدم علیہ السلام سے اسکی ابتداء نہیں ہوئی بلکہ آدم علیہ السلام بشر کی اس حالت کے پہلے ظہور تھے جب سے وہ حقیقی طور پر انسان کہلانے کا مستحق ہوا اور شریعت کا حامل ہونے کے قابل ہوا اور اس وجہ سے گو آدم علیہ السلام روحانی لحاظ سے ابو البشر ہیں۔ کیونکہ روحانی دنیا کی ابتداء ان سے ہوئی اور وہ پہلے ملہم انسان تھے۔ مگر جسمانی لحاظ سے ضروری نہیں کہ وہ سب موجودہ انسانوں کے باپ ہوں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کچھ حصہ انسانوں کا ان دوسرے بشروں کی اولاد ہو جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں موجود تھے اور جو ان پر ان کے زمانہ میں ایمان لاتے یا ان کے زمانہ میں تو ایمان نہ لائے مگر بعد میں آہستہ آہستہ ایمان لاتے رہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ قرآن کریم میں جو آدم کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ اس میں کہیں بھی اس امر کا اظہار نہیں کیا گیا۔ کہ آدم علیہ السلام سے نسل انسانی کی ابتداء ہوئی ہے یا یہ کہ ان کے زمانہ میں اور کوئی بشر نہ تھا۔ قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کا نام لے کر ان کے واقعہ کو مندرجہ ذیل مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ اول تو اسی آیت میں جس کی تفسیر میں اس وقت لکھ رہا ہوں اس آیت کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس میں انسانی پیدائش کا کوئی ذکر نہیں صرف یہ فرماتا ہے کہ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں اور یہ فقرہ اپنی بناوٹ سے ہی ظاہر کرتا ہے کہ آدم اور ان کے کچھ ہم جنس پہلے ہی موجود تھے ان کے بنانے کا اس وقت سوال نہ تھا بلکہ سوال صرف بشر میں سے ایک خلیفہ بنانے کا تھا اور ظاہر ہے کہ خلیفہ بنانے سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس سے پہلے کوئی انسان نہ تھا بلکہ صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس وقت خلیفۃ اللہ نہ تھا۔ قرآن کریم میں حضرت داؤد کو بھی خلیفۃ اللہ کہا گیا ہے۔ اور حضرت داؤد کسی لحاظ سے بھی پہلے انسان نہ تھے ان کی نسبت آتا ہے۔ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص ع ۲) یعنی اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس سچائی کے مطابق لوگوں میں فیصلہ کر اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کر کیونکہ اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے بھٹک جائے گا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ خلیفہ بنانے سے صرف یہ مراد ہے کہ وہ بنی نوع انسان میں انصاف کی حکومت قائم کرے اور انسانی عقل کو اللہ تعالیٰ کے الہام کی ہدایت کے تابع کرے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنانے کا اعلان کیا تو اس سے بھی صرف اسی قدر مراد تھی یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ آدم کو اس وقت پیدا کیا گیا تھا۔ بلکہ ان کی بلوغت روحانی کے زمانہ میں انہیں الہام کا مرکز بنانے کا اعلان تھا اس کے بعد کی آیت بھی اسی امر پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو خلیفہ بنانے کی خبر دے کر آدم پر الہام نازل کیا اور اسے تمام اسماء سکھائے۔ اسماء کیا تھے۔ اسکی نسبت تو میں اگلی آیت میں روشنی ڈالوں گا۔ اس وقت اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس وقت آدم پہلے سے موجود تھے کیونکہ خلیفہ بنانے کا ذکر کرنے کے بعد یہ نہیں کہا گیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم پر الہام نازل کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت سے پہلے آدم پیدا ہو چکے تھے۔ (باقی)

(تفسیر کبیر جلد اول جزو اول)

الفضل کے متعلق ایک دوست کا قابل تقلید نمونہ

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب آف بیٹی مینیجر حفیظ اللہ شاہ فیلور مل ڈگری ضلع میر پور خاص سندھ تحریر فرماتے ہیں کہ

"اخبار میں بار بار یہ اعلان دیکھا۔ ایسا ہر احمدی کو اخبار خود خریدنا ضروری ہے۔ اسلئے بندہ کی دلی خواہش ہے کہ میں سلسلہ کی اس طرح خدمت کر سکوں۔ اسلئے مہربانی فرما کر آج سے ہی میرے نام پر اخبار الفضل جاری کر دیجئے"

(مینیجر)

رقوم بلاتفصیل اور فیصلہ مشاورت

عہدیداران مال اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء کا فیصلہ درباره رقوم بلاتفصیل درج کیا جاتا ہے تاکہ دوست چندہ کی تفصیل بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔

"اگر کوئی رقم ایسی موصول ہو۔ جس کی بابت یہ تصریح فرستندہ کی طرف سے نہیں کہ وہ کس مد میں درج کی جائے اگر ایسی رقم بیرون ہند سے وصول ہوئی ہے تو چھ مہینہ کے انتظار کے بعد۔ اور اگر اندرون ہند سے وصولی ہوئی ہو تو تین مہینہ کے انتظار کے بعد یہ مد چندہ عام میں درج کی جائے۔ اگر میعاد مذکورہ بالا میں کوئی تفصیل آ جائے تو اسکے مطابق درج کی جائے"

(نظارت بیت المال)

برّ اعظم امریکہ کا پہلا شہید۔ مرزا منور احمد مرحوم

(از مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ)

جماعت احمدیہ نے اپنی مختصر تاریخ میں احیاء دین اسلام کی جنگ میں بیش بہا جانی اور مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک پیش کرتی چلی جائے گی۔ جب تک کہ اسلام کو عالمگیر اور کامل غلبہ حاصل نہ ہو جائے۔ جو قربانی مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کو امریکہ کی سرزمین میں پیش کی گئی۔ وہ انشاء اللہ احمدیت کے مستقبل میں ہمیشہ یاد رہے گی۔ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کو بروز چہارشنبہ بارہ بج کر چالیس منٹ پر بعد دوپہر مجاہد احمدیت برادرم میرزا منور احمد صاحب نے مختصر علالت کے بعد میدان جہاد میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا للہ و انا الیہ راجعون

ویسے تو ایک عرصہ سے ان کی طبیعت ناساز سی رہتی تھی۔ کبھی کبھی کھانے کے بعد پیٹ میں درد کی شکایت کرتے تھے۔ مگر اپنے فرائض کی ادائیگی کی دھن میں انہوں نے کبھی اس تکلیف کو اہمیت نہ دی تھی۔ اور اس تکلیف کو کھانے کے اوقات میں بے قاعدگی اور ناموافق غذا پر محمول کر کے معمولی علاج پر اکتفا کرتے تھے۔ مورخہ ۲۷ جون کو مبلغین کی ایک ضروری میٹنگ کلیولینڈ میں منعقد ہوئی۔ جس میں آپ بھی پٹس برگ سے آئے تھے۔ کام ختم کرنے کے بعد ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ میرزا منور احمد صاحب مرحوم نے کھانے کے بعد پیٹ میں درد کی شکایت کی اور کہا کہ کئی دفعہ کھانے کے بعد چند منٹ کے لئے درد کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ میں نے تاکیداً عرض کیا کہ پٹس برگ واپس جا کر ڈاکٹر سے پوری طرح علاج کرائیں۔ اس سے قبل کلیولینڈ میں وہ ایسے دوروں پر آتے رہتے تھے۔ اس لئے سید عبدالرحمن صاحب کو ان سے نسبتاً ملاقات کا زیادہ موقعہ ملتا رہتا تھا۔ اور وہ پہلے بھی ان کی تکلیف دیکھ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے بالخصوص زیادہ تشویش کا اظہار کیا۔ اور برادرم منور احمد صاحب مرحوم کو اصرار سے کہا کہ وہ ڈاکٹر سے تفصیلی معائنہ کرانے کے بعد انہیں نتیجہ سے ٹیلیفون پر مطلع کریں۔ چنانچہ انہوں نے پٹس برگ پہنچ کر جلد ہی ایک قابل ڈاکٹر کو دکھلایا۔ جس نے ایکس رے اور دوسرے معائنے کرنے کے بعد بتایا۔ کہ آپ کو صرف نروس

(NERVOUS STOMACH)

معدے کی تکلیف ہے۔ چنانچہ برادرم منور احمد صاحب نے سید عبدالرحمن صاحب کو ٹیلیفون کیا اور کہا کہ آپ تو یونہی مجھے ڈرا رہے تھے دیکھئے بات کچھ بھی نہیں۔ بس معمولی تکلیف ہے۔ مختصر علاج سے آرام آجائے گا۔

علاج شروع ہوا۔ مگر یہ نہیں کہ اس مجاہد احمدیت نے اپنے آپ کو صاحب فراش بنا لیا ہو۔ علاج ہوتا رہا مگر پٹس برگ کے وسیع مشن کے مختلف حلقوں میں تعلیمی اور تبلیغی میٹنگیں بھی جاری رہیں۔ پٹس برگ پہاڑی شہر ہے۔ جس کی آبادی کافی پھیلی ہوئی ہے۔ میرزا منور احمد صاحب مرحوم کو تبلیغ اور تعلیم کے لئے روزانہ تیس، چالیس میل کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ جس کی وجہ سے گھر کو واپسی لازماً کافی رات گذر جانے کے بعد ہوتی تھی۔ ڈاکٹر نے خون کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے غذا پر سخت پابندی لگا دی تھی جس کی وجہ سے جسم کی طاقت بتدریج کم ہو رہی تھی مگر اس عاشق احمدیت کے احساس فرض میں اس سے کوئی کمی نہ آئی۔ مہمات دینیہ کا پروگرام اس وقت تک باقاعدگی اور پابندی سے جاری رہا۔ جب تک کہ صاحب فراش ہونے پر بالکل مجبور نہ ہو گئے۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اور اس کے ساتھ اس مہینہ کی غیر معمولی مصروفیات بھی مجاہد مرحوم نے ماہ رمضان میں ڈاکٹر کی ہدایت کی وجہ سے روزے تو نہ رکھے۔ لیکن دوسری مصروفیات جاری رہیں۔ پٹس برگ مشن کے کام کے علاوہ ان دنوں میں اس جوان ہمت نے خاص اہتمام کے ساتھ رسالہ مسلم سن رائز کے لئے عطایا حاصل کئے اس دوران میں بخار بھی ہوتا رہا۔ ڈاکٹر نے چند دن کے لئے سختی سے بستر پر آرام کرنے کو کہا۔ مگر احمدیت کے اس جانباز سپاہی کو یہ فضا سازگار نہ تھی۔ بخار اترتے ہی پھر جوش و انہماک کے ساتھ کام شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اگست کے آخر میں پھر بخار نے آ دبایا۔ ۲۵ اگست کو جماعت پٹس برگ کے سیکرٹری برادرم احمد شہید نے مجھے شکاگو میں ٹیلیفون کیا۔ کہ برادرم مرزا منور احمد صاحب کو تیز بخار ہے اور وہ آپ کو بلاتے ہیں۔

شکاگو سے پٹس برگ کوئی پانچ سو میل دور ہے۔ ہمارے مالی حالات کی نزاکت اور امریکہ کی گراں باری کے بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ ہمارے مشن یہاں کوئی ڈیڑھ ہزار میل کے طول میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور مبلغین کا ایک دوسرے سے جلد جلد مل سکنا بجز کسی غیر معمولی حالات کے پیدا ہو جانے کے نہایت مشکل ہے۔ عام حالات میں شائد ایک سال کے بعد ہی پٹس برگ کا دورہ ہو سکتا۔ لیکن میں اسی وقت پہلی گاڑی پر اپنے پیارے بھائی سے ملنے کے لئے روانہ ہو گیا۔

ایک رات کے سفر کے بعد دوسرے دن پٹس برگ پہنچا منور احمد مرحوم بستر پر لیٹے تھے۔ مگر آنکھوں میں محبت اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی لیٹے لیٹے ہی معانقہ کیا۔ میری موجودگی میں ڈاکٹر روزانہ آتا رہا اور انہوں نے اگرچہ اس بات کی شکایت کی۔ کہ یہ پہلے بھی حالت بخار میں چلتے پھرتے رہے ہیں۔ مگر اطمینان دلایا کہ اگرچہ یہ انفلوئنزا کا RELAPSE ہے۔ مگر چند دن باقاعدہ علاج اور کامل آرام سے صحت ہو جائے گی۔ بخار خاصہ تیز ہوتا رہا۔ لیکن ان دنوں اور اس حالت میں بھی بالعموم امریکہ مشن کے مختلف معاملات پر مجھ سے گفتگو کرتے رہے۔ امریکہ مشن کی پہلی سالانہ کانفرنس صرف ایک ہفتہ تک ہونے والی تھی۔ اس کے انتظامات اپنے حلقہ میں کام کو ترقی دینے کی تجاویز۔ اور مسلم سن رائز کی اشاعت میں توسیع کے پروگرام بنتے رہے انہوں نے کہا۔ کہ اگرچہ وہ کانفرنس میں باقاعدہ حصہ تو نہ لے سکیں گے۔ لیکن انشاء اللہ پہنچنے کی کوشش ضرور کریں گے۔

میرے واپس آنے سے پہلے اگرچہ ڈاکٹر نے تبدیلی غذا کی اجازت دے دی تھی۔ اور بظاہر بیماری سے نمایاں افاقہ تھا۔ لیکن پھر بھی احباب کے مشورہ سے میں نے یہ بہتر سمجھا۔ کہ اگر برادرم مرحوم کو ہسپتال میں داخل کرا دیا جائے تو زیادہ توجہ سے علاج ہو سکے گا۔ اور نگہداشت بھی زیادہ ہو سکے گی چنانچہ ہسپتال میں داخلہ اور ایک دوسرے ڈاکٹر کو بھی دکھانے کا انتظام کر کے میں کانفرنس کے انتظامات کے لئے شکاگو واپس پہنچا۔

دوسرے ڈاکٹر نے بھی دیکھا۔ مگر مرض کی وہ تشخیص نہ ہوئی۔ جو کچھ دنوں کے بعد جا کر معلوم ہوئی۔ ہسپتال میں داخل ہوئے مگر انفلوئنزا کے علاج کے لئے۔ اس دوران میں ہسپتال سے مرحوم نے مجھے لکھا۔ کہ "سالانہ کانفرنس کے بعد پٹس برگ ہو کر جائیں۔ مجھے ساری داستان سنائیں" اس کمزوری اور علالت میں بھی اس مجاہد فی سبیل اللہ کے تصورات سلسلے کی ترقی و اشاعت پر مرکوز تھے اور اگرچہ وہ جسمانی طور پر اس کانفرنس میں شامل نہ ہو سکے لیکن ان کا دھیان۔ ان کے خیالات وہیں رہے ۵ ستمبر کو ہماری سالانہ کانفرنس ڈیٹن میں ہوئی۔ جو دوسرے لحاظ سے تو بفضلہ بہت کامیاب تھی۔ لیکن برادرم منور احمد صاحب مرحوم کی حاضری سے محرومی نمایاں محسوس ہوتی تھی۔ جس کا ذکر کئی تقریروں میں بھی آیا۔ رات کو بارہ بجے کے قریب جلسے سے فراغت ہوئی اور اسی وقت برادران چوہدری غلام یٰسین صاحب و چوہدری شکر الٰہی صاحب اور خاکسار پٹس برگ کے لئے روانہ ہوئے۔ ہسپتال پہنچے معلوم ہوا کہ بخار اگرچہ پہلے سے کم رہا۔ لیکن نارمل نہ ہوا۔ برادر مرحوم نے اصرار کیا کہ مجھے کانفرنس کی پوری کیفیت سناؤ۔ جو خاکسار نے تفصیلاً بیان کی۔ اور بالخصوص بتایا کہ پٹس برگ کے ممبران نے اس میں کس طرح حصہ لیا۔ کہنے لگے کہ میں نے پٹس برگ سے جانے والے احباب کو تاکید سے کہا تھا کہ "خبردار! کانفرنس کی کارروائی میں نمایاں حصہ لینے میں کسی طرح بھی کوتاہی نہ ہو" اس نوجوان مجاہد کو اس آخری علالت میں بھی ہر لحظہ یہ خیال تھا کہ تبلیغ احمدیت کی مہم میں اُن کی بیماری کے باوجود ان کے حلقہ کا مقام تمام حلقوں میں بلند ترین ہو۔

ہسپتال میں اُن کے کئی ایکس رے ہوئے خون۔ تھوک اور پیشاب وغیرہ کے معائنے ہوئے مگر ۷ ستمبر تک جب کہ خاکسار ابھی وہیں تھا۔ اُن کے مرض کی آخری تشخیص نہ ہو سکی تھی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اور تین چار دن تک وہ کسی آخری نتیجے پر پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ ہم نے یہ تجویز کی۔ کہ برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب اس دوران میں اُن کے پاس رہیں۔ ۱۰ ستمبر کو ڈاکٹروں نے پہلی دفعہ یہ تشخیص کی کہ انہیں دراصل پیٹ میں ٹیومر TUMOR کی تکلیف ہے۔ جس کا جلد سے جلد اپریشن ضروری ہے چنانچہ انہوں نے ۱۴ ستمبر منگل کا دن اپریشن کے لئے تجویز کیا۔ خاکسار نے اسی دن حضور کی خدمت میں کوئٹہ کے پتہ پر تار کے ذریعے اپریشن کی اجازت کی درخواست کی (بعد میں معلوم ہوا کہ حضور کوئٹہ سے لاہور تشریف لا چکے تھے) ۱۲ ستمبر کو ایک اور تار دیا گیا جس کا جواب اجازت کی صورت میں ۱۴ کی صبح کو آیا۔ ۱۰ ستمبر کو ہی ڈاکٹروں نے اندازہ ظاہر کیا تھا کہ برادرم منور احمد صاحب کو شدید کمزوری کے پیش نظر اپریشن سے قبل خون دینے کی ضرورت ہو گی۔ پٹس برگ کے ممبروں نے جس بشاشت و محبت سے اپنے خون ٹسٹ کرائے وہ تو انشاء اللہ یادگار رہے گا ہی۔ مگر شکاگو میں بھی کئی برادران نے بھی اپنے خون کا معائنہ کرا لیا کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنے محبوب بھائی کے لئے ہمارے خون بھی حاضر ہیں۔ برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب خاکسار اور چوہدری شکر الٰہی صاحب نے سینٹ لوئیس میں اپنے خون کا معائنہ کروایا کہ اس قیمتی امانت کی حفاظت میں ہماری طرف سے کوئی کوتاہی حتی الوسع نہ رہ جائے۔ اس عرصہ میں صوفی عزیز احمد صاحب کلیولینڈ سے پٹس برگ آ چکے تھے۔ دوسرے ممبران کے علاوہ ان کا خون بھی کام آیا۔ ادھر اپریشن کی تیاری اس طرح ہو رہی تھی۔ اُدھر اس ربانی روح کے ورد زبان اکثر دو دعائیں تھیں ایک ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیأتنا و توفنا مع الابرار بار بار پڑھتے تھے

اور دوسری ربّ الاتذرنی فرداً وانت خیرالوارثین۔ اپریشن سے قبل ان کی والدہ محترمہ کا خط آیا تھا۔ پہلے تو پڑھنے سے تامل کیا مگر پھر خط منگوا کر پڑھا۔ اور کہا کہ اسے رکھو میں کل جواب لکھواؤں گا۔

اپریشن کے لئے لے جائے جانے سے قبل برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے انہیں کہا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جلد صحت کی ہمیں امید ہے مگر پھر بھی وصیت ایک مستحسن امر ہے اس لئے اگر آپ کوئی بات کہنا چاہیں تو کہہ دیں۔ لیکن وہ پاکیزہ روح غالباً اس وقت اپنے محبوب ازلی سے ملاقات کے لئے رخت سفر باندھ رہی تھی۔ منور احمد مرحوم نے مسکرا کر ٹال دیا۔ اپریشن کے لئے جاتے ہوئے برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب اور صوفی عزیز احمد صاحب کو دعا کے لئے کہا۔ میں اس وقت تک مرکز سے تاروں کی آمد ورفت کی وجہ سے شکاگو میں منتظر تھا۔ اپریشن کے معاً بعد ٹیلیفون پر پتہ کیا۔ معلوم ہوا کہ اپریشن ڈاکٹروں کے اندازہ سے کہیں زیادہ خطرناک تھا۔ مرزا منور احمد صاحب جس بیماری کو صبر و ضبط کے ساتھ برداشت کر رہے تھے وہ کہیں زیادہ نازک صورت اختیار کر چکی تھی۔ ٹیومر malignant قسم کی تھی جس کا زہر انتڑیوں پر پھیل چکا تھا۔ پونے تین گھنٹے کے اپریشن کے بعد انہیں واپس لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا حالت اگرچہ serious ہے مگر اپریشن اپنی حد تک تسلی بخش ہے۔ فوراً حضور کو ان کی حالت سے تار سے اطلاع دی۔ شام کو پھر ٹیلیفون پر کیفیت منگوا کر دوبارہ حضور اور برادرم مرحوم کی والدہ محترمہ کو تار دیا۔ اور خود پٹس برگ کے لئے پھر تیسری دفعہ روانہ ہوا۔ کیا معلوم تھا کہ میں اپنے پیارے بھائی سے آخری ملاقات کیلئے جا رہا ہوں۔

رات کو برادرم مرحوم کی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ درحقیقت جسم میں مرض کے دفاع کی طاقت پہلے ہی صرف ہو چکی تھی۔ رات کو نبض بہت سست ہو گئی۔ برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب اور صوفی عزیز احمد صاحب اس وقت ان کے پاس تھے۔ ڈاکٹروں نے پھر خون دیا جس سے طبیعت سنبھل گئی۔ صبح کو خاکسار پہنچا۔ اس وقت کمزوری بہت ہو چکی تھی۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد کہا کہ اس کمزوری کی حالت میں اپریشن کے بعد کے چار پانچ دن serious ہیں۔ اگر یہ خیریت سے گذر جائیں تو ان شاء اللہ موجودہ مرض سے تو صحت ہو جائے گی۔ لیکن مستقل صحت ٹیومر کے لیبارٹری ٹسٹ پر موقوف ہے۔ اگر ٹیومر کا اصل سبب زیادہ خطرناک ہوا۔ تو اس تکلیف کے عود کر آنے کا خطرہ رہے گا۔ (وفات کے بعد لیبارٹری ٹسٹ سے معلوم ہوا کہ یہ ٹیومر malignant lymphoma تھی) مگر ساتھ ہی تسلی بھی دی کہ بعد میں بجلی کی شعاعوں سے اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ تسلی نہایت ہی عارضی ثابت ہوئی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ آج غالباً ہمیں اور خون دینا پڑے گا۔ ہم نے فوراً مزید خون کا انتظام کیا۔ اس دوران میں برادرم منور احمد مرحوم کو بار بار پیاس محسوس ہوتی تھی ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق صرف نیم گرم پانی ہی پینے کو دیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے انگریزی میں کہا کہ میں ٹھنڈا پانی پینا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں بتایا کہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ٹھنڈا پانی آپ کے لئے مضر ہے مگر ابھی ڈاکٹر سے پوچھیں گے اور اجازت ملنے پر ٹھنڈا پانی دیں گے۔ ڈاکٹر سے پوچھا اس نے پھر سختی سے ٹھنڈے پانی سے منع کیا۔ اور کہا کہ اگر چائے پینا چاہیں تو وہ دے سکتے ہیں۔ منور احمد مرحوم نے جب دوبارہ ٹھنڈا پانی مانگا۔ اور میں نے چائے کے لئے کہا تو پھر انگریزی میں جواب دیا کہ میں چائے نہیں چاہتا۔ ان کے دو دفعہ انگریزی میں ہی جواب دینے سے میری طبیعت سخت گھبرائی کہ انہیں پوری طرح ہوش نہیں ہے۔ جس کا ذکر میں نے چوہدری غلام یٰسین صاحب سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھی بعض دفعہ انگریزی میں بات کرتے رہے ہیں۔ لیکن پنجابی میں بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ رات جب پوچھا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے تو پنجابی میں اچھی طرح جواب دیا۔ بہرکیف ان کی مفصل کیفیت کے متعلق اور دعا کی درخواست پر مشتمل ایک اور تار حضور کی خدمت میں لکھا۔ اتنے عرصہ میں کلیولینڈ سے سیّد عبدالرحمٰن صاحب جنہیں میں نے گذشتہ رات پہنچنے کے لئے ٹیلیفون کیا تھا۔ اور جو پہلے بھی عیادت کے لئے کلیولینڈ سے اپنی علالت کے باوجود آتے رہے تھے پہنچ گئے۔ خیال کیا گیا کہ حضور کو تار دینے سے قبل منور بھائی کی حالت ایک دفعہ اور دیکھ لیں۔ مگر یہ دیکھنا صرف چند لمحے کے لئے تھا۔ اس تھوڑے ہی عرصے میں ان کی حالت بدل چکی تھی۔ مرحوم جلد جلد سانس لے رہے تھے۔ سیّد عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ انہیں فوراً آکسیجن ملنی چاہئے۔ ڈاکٹروں کو فوراً بلایا گیا۔ مگر دو تین منٹ میں ہی اور پیشتر اس کے کہ یہ آخری ظاہری ذرائع بروئے کار آتے مالک حقیقی نے اس پاک آسمانی روح کو جو اپنے وطن سے ہزاروں میل دور تثلیث کے گہوارہ میں توحید کا سبق سکھاتی رہی، اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

منور احمدؐ مرحوم ہمیں سوگوار چھوڑ کر اپنے مولا کریم سے جا ملے۔ مگر کتنی خوش بختی کے ساتھ کہ میدان جہاد میں آنے کے دو سال بعد ہی رتبۂ شہادت حاصل کیا۔ کتنی مبارک نصیب ہے وہ ماں جس نے پچھلے ہی سال اپنا پہلا نوجوان جگر گوشہ نذر احمدیت کیا تھا۔ اور اب دوسرا نورِ عین بھی اپنی زندگی میں ہی مولا کی راہ میں نثار کر دیا۔ بے شک اس عارضی دنیا میں جدائی کا غم ان کی زندگی میں ایک مستقل درد رہے گا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ خوش قسمتی بھی کہ جب مغربی دنیا اسلام کے سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرے گی۔ اور اس کے شیریں اور لذیذ پھل کھائے گی تو لاکھوں نہیں کروڑوں کروڑ انسان نسل در نسل اس خادم احمدیت کے لئے سلامتی اور رحمت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں گے۔ جس نے سب سے پہلے اپنی حیات کو ان کی زندگیوں کے بچانے کے لئے پیش کر دیا۔

برادرم مرزا منور احمدؐ صاحب تو اپنے ازلی آقا کو جا ملے۔ مگر ہماری اس وقت کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے بیٹھے ہوئے دل کے ساتھ حضور کی خدمت میں اس جانکاہ حادثہ کی اطلاع کا تار دیا۔ مقامی جماعتوں کو تاروں اور ٹیلیفون سے مطلع کیا۔ لنڈن مشن کو تار دیا اور درخواست کی کہ وہ براہ کرم دوسرے یورپ کے مشنوں کو بھی مطلع کر دیں۔ منور احمد مرحوم نے یہاں جماعتوں کے دلوں میں اپنے پاک نمونہ اور اپنے شاندار کام کی بنا پر گھر کیا ہوا تھا۔ شکاگو۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن۔ انڈیانا پولس وغیرہ جماعتوں سے جو احباب آسکے یہ خبر مل کر آنے شروع ہوئے شکاگو سے برادرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب واقف زندگی۔ اور کینساس سٹی سے برادرم چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ بھی دوسرے روز ہی پہنچ گئے۔ ڈاکٹر یوسف خانصاحب ڈیٹرائٹ سے کئی سو میل کا سفر کر کے موٹر پر آئے۔ جماعت کے احباب کے علاوہ شکاگو سے جان محمد صاحب۔ غلام احمد صاحب اور خلیل اللہ صاحب صدیقی آئے اس غریب الوطنی میں پھر پٹس برگ سے اس قدر فاصلہ پر ہونے کے باوجود ان سب احباب کا پہنچنا جہاں ایک طرف صداقت احمدیت کا ایک تازہ ثبوت تھا۔ وہاں برادرم منور احمد صاحب مرحوم کی ہر دلعزیزی پر دال۔ جہاں سے احباب نہ پہنچ سکے وہاں سے اس اچانک اور شدید صدمہ پر اظہار افسوس کے تار آئے۔ سیّد عبدالرحمٰن صاحب۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب اور خاکسار نے غسل دیا۔ کفن پہنایا۔ اور مرکز سے تدفین کے متعلق ہدایات کا انتظار کرنے لگے۔ آخر تیسرے روز جمعۃ المبارک مؤرخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کو بعد نماز جمعہ ہم نے اپنے محبوب بھائی کو امانتاً امریکہ کی زمین کے سپرد کر دیا۔ (باقی)

کیا آپ وعدہ ادا کرنیوالوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ ادا کر کے خدا تعالیٰ کے اس قرض کو اتار چکے ہیں؟ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے۔ کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟ یاد رکھیں تحریک جدید کے بجٹ کا دارومدار آپ کے وعدے کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہوا تو اس سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

270

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس/۶۶۲/۳۲۶ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKE	برائے ۳۲۵۰ من دال مونگ یا مونگ ثابت
۲۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس/۶۶۲/۳۲۷ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKF	برائے ۳۲۵۰ من دال ماش یا ماش ثابت
۳۔ ٹنڈر نمبر ۱۹۷ ایس/۶۶۲/۳۲۸ (خوراک) کوڈ ورڈ CXHKG	برائے ۳۹۰۰ من کابلی چنا

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ان سٹیشنوں پر جن کی صراحت ٹنڈر فارم میں کر دی گئی ہے ۳۲۵۰ من دال مونگ یا مونگ ثابت ۳۲۵۰ من دال ماش یا ماش ثابت اور ۳۹۰۰ من کابلی چنے مہیا کرنے کے لئے کھلے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ کوئی شخص بھی جو دال کا کاروبار کرتا ہو ٹنڈر بھیج سکتا ہے۔

ٹنڈر فارم ڈپٹی جنرل مینجر (خوراک) نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو یا اسکے بعد کسی کام کے دن دوپہر کے ایک بجے سے تین بجے کے درمیان اور جمعہ کو صبح کے گیارہ بجے سے بارہ بجے کے درمیان ایک روپیہ میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بیرونجات کے لئے فارم کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی

ٹنڈر فارم بذریعہ وی پی بھیجنے کی درخواستیں قبول نہیں کی جائینگی۔ فارم صرف منی آرڈر کے ذریعہ نقد روپیہ وصول ہونے پر بھیجا جا سکتا ہے۔

سربمہر ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ٹنڈر بکس میں ڈال دیئے جائیں۔ اور نمونے ڈپٹی جنرل مینجر (خوراک) این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں پہونچا دیئے جائیں۔ آخری تاریخ یکم نومبر ۱۹۴۸ء ہے۔ یہ ٹنڈر اگلے کام کے دن ۱۱ بجے صبح کھولے جائینگے۔ اور موقعہ پر ٹنڈر دہندگان اگر چاہیں تو حاضر ہو سکتے ہیں۔

برائے جنرل منیجر (خوراک)

ضروری اعلان

پرسیین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں بعض دوستوں کا روپیہ میرے نام پر اور بعض کا عزیزم مرزا منصور احمد کے نام پر آیا ہوا ہے۔ فسادات کے سلسلہ میں دیگر جائدادوں کے ساتھ کارخانہ پر بھی انڈین یونین نے قبضہ کر لیا۔ گذشتہ نومبر میں ایک قومی کام کے سلسلہ میں مجھے انگلستان بھجوایا گیا۔ اور حالات کی مجبوریوں کے ماتحت یہ کام لمبا ہوتا گیا۔ اگرچہ اس وقت میرے قبضہ میں کوئی جائداد یا نقد روپیہ نہیں۔ مگر میں نے انگلستان سے واپس آتے ہی کوشش شروع کی۔ کہ جیسا کہ اور لوگوں کے ساتھ جو مشرقی پنجاب میں کارخانے چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ان کو کام چلانے کے لئے مغربی پنجاب میں کارخانے الاٹ کئے گئے ہیں۔ مجھے بھی کام کے لئے کوئی کارخانہ ملے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس ماہ کے آخیر تک کسی نہ کسی کارخانہ کی منظوری میرے لئے ہو جائے گی۔ اور افسران متعلقہ نے اس سلسلہ میں امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام ایسے دوستوں کو جن کا کوئی روپیہ میرے ذمہ واجب الادا ہے مطلع کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ العزیز پوری کوشش کے ساتھ ایسے تمام دوستوں کا روپیہ ادا کر دونگا۔ لیکن ہمارا تمام ریکارڈ بھی لوٹ کر جلا دیا گیا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ ایسے دوست بذریعہ رجسٹری پرسیین مینوفیکچرنگ کمپنی ۶۴ ہال روڈ لاہور پوسٹ بکس ۱۸۲ کے پتہ پر تحریر فرمائیں۔ رتن باغ یا اور ذاتی پتہ نہ لکھا جائے۔ اکثر خط اس طرح ضایع ہوتے رہے ہیں۔ حتی کہ بعض رجسٹریاں بھی ضایع ہوئی ہیں۔ اس موقعہ پر میں ایسے دوستوں سے جنہوں نے خاکسار کا کوئی روپیہ دینا ہو درخواست کرونگا۔ کہ وہ اگر اپنی رقوم ادا فرما دیں۔ تو اس سے میرا بہت سا بار ہلکا ہو جائیگا۔ اور ان کے کئی بھائیوں کو سہولت ہو جائے گی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس سے قبل میں حالات کی مجبوریوں کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکا۔ اور میرے کئی دوستوں کو تکلیف ہوئی۔ میں انشاء اللہ العزیز پوری کوشش کرونگا۔ کہ جتنی جلد ہو سکے اس بار سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اگر کسی دوست نے اس سے قبل مجھے لکھا ہے تو وہ دوست بھی اوپر کے دیئے ہوئے پتہ پر دوبارہ لکھ دیں۔ کیونکہ گذشتہ دنوں میں رتن باغ کی بہت سی ڈاک ضایع ہوتی رہی ہے۔

خاکسار:۔ مرزا شریف احمد

عرب ابھی امریکہ سے مایوس نہیں ہیں

مسئلہ فلسطین کے متعلق امریکہ کا رویہ

پیرس ۲۲ ر اکتوبر۔ اِس بات پر شُبہ کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آیا اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں دوسرا ایجنڈا پیش کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس ایجنڈے میں کوریا اور یونان کے مسائل کو فلسطین کے مسئلے سے قبل پیش کیا جانا تھا۔

امریکہ کو اپنی پالیسی میں تاخیر کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ وہاں ٹرومین اور ڈیوی کے انتخابات ۲ نومبر کو ہو رہے ہیں وہ اس وقت تک کے لئے اپنے فیصلے کو نہایت آسانی کے ساتھ التوا میں ڈال سکتے ہیں۔ امریکی انتخابات کا انتظار کرنا اور اس کی وجہ سے فلسطین کے اہم مسئلے کو التوا میں ڈال دینے کو عرب اپنے لئے اور باعث توہین خیال کرتے ہیں۔

لیکن ابھی تک عرب حلقوں کو امید ہے کہ امریکہ کے فوجی افسر یہودیوں کی موافقت میں نہیں ہیں اور انتخاب کے بعد ان کا اثر وائٹ ہاؤس کی پالیسی پر بہت زیادہ ہوگا۔ لیکن یہودی بھی امریکہ پر کافی اعتماد رکھتے ہیں۔ ان کو یقین ہے کہ ایک لمبے عرصے تک انہیں امریکہ کی مخالفت اور تائید حاصل رہیگی (اسٹار)

خفیہ طور پر اناج لیجانیوالوں کو تنبیہ

لاہور ۲۳ ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کئی دفعہ موٹر لاریاں اور ٹرک اناج مغربی پنجاب سے چھپ چھپا کر باہر لیجاتے پکڑے گئے ہیں۔ حکومت نے اب فیصلہ کیا ہے کہ ایسی گاڑیوں کا نہ صرف پیٹرول کا کوٹا بند کر دیا جائے بلکہ سنگین صورتوں میں لائسنس اور راستے کے پرمٹ بھی منسوخ کر دئے جائیں۔ ایسی گاڑیوں کے مالکوں اور ڈرائیوروں کو چاہیئے کہ آئندہ ایسے نقصان دہ کاموں سے اجتناب کریں۔

طبیہ کالج بند نہ کرو

لاہور ۲۳ ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ طبیہ کالج لاہور کے طلبہ کل انجمن حمایت اسلام لاہور کے سامنے ظاہرہ کریں گے کہ طبیہ کالج کو بند کرنے کے سلسلے میں انجمن نے جو فیصلہ کیا ہے اُسے بدل دیا جائے۔

۲۱ ر اکتوبر کو ان طلبہ کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا جس میں یونانی طب کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے طلبہ نے مطالبہ کیا کہ کالج کو بند نہ کیا جائے اور کم از کم فرسٹ ایر کے طلبہ کو اپنا کورس ضرور ختم کرنے کی مہلت دی جائے۔ (نامہ نگار الفضل)

برطانیہ اور امریکہ کے ایٹمی راز محفوظ ہیں

لندن ۲۳ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے راز اب جاسوسوں سے محفوظ ہیں۔ کیونکہ آسٹریلین راکٹ رینج کے مرکز پر حفاظتی اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ ان اسباب کا اعلان کل سرکاری طور پر کیا گیا تھا۔ اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ ایک ٹائپسٹ کو معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ اسکی وجہ سے ایک اطلاع ظاہر ہو گئی تھی (اسٹار)

لندن میں قائداعظم کا چہلم

لندن ۲۲ ر اکتوبر۔ قائداعظم کے چہلم کی وجہ سے لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر کا دفتر آج بند رہے گا۔ مسجدوں میں ختم خوانی کی جا رہی ہے (اسٹار)

سابق فوجیوں کی دوبارہ بھرتی

لاہور ۲۳ ر اکتوبر۔ جن سابق فوجیوں کی عمر ۳۵ سے کم ہے اور توپخانہ میں کام کر چکے ہیں وہ دوبارہ فوج میں بھرتی ہونے کیلئے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں پہنچیں جن افراد نے توپخانے میں دو سال سے کم یا بارہ سال سے زیادہ مدت کیلئے کام کیا ہے وہ درخواست نہ دیں۔ ان افراد کو وہی عہدے دینے کی کوشش کیجائیگی۔ جن سے وہ سبکدوش ہوئے ہوں بشرطیکہ وہ اس عہدے کیلئے موزوں ہوں لاہور اور شیخوپورہ کے سابق فوجی ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں واقع دفتر روزگار پہنچیں

مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کی تشریف آوری

لاہور ۲۳ ر اکتوبر۔ کل مسلمان اسیروں کا جو قافلہ مشرقی پنجاب سے لاہور پہنچا۔ اس میں جماعت احمدیہ لدھیانہ کے امیر مولانا برکت علی صاحب لائق اور اُن کے صاحبزادے محمد اقبال صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں اُن کے بخریت پاکستان اپنے عزیزوں کے پاس آ جانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ باقی احمدی اسیر احباب کی بخریت واپسی کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار الفضل)

پاکستان میں نرسنگ کی اعلیٰ تعلیم کے انتظامات کے متعلق

بیگم لیاقت علی خاں کی تقریر

لندن ۲۳ ر اکتوبر کل برطانوی مستورات کی ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے بیگم لیاقت علیخاں نے برطانوی اور پاکستانی نرسوں کے تبادلہ کے متعلق بعض تجاویز پیش کیں۔ تقریر کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ میرا انگلستان آنے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں نرسنگ کی اعلیٰ تعلیم کے انتظامات کو مکمل کرنے کے سلسلہ میں بعض برطانوی میٹرن اور سسٹرز وغیرہ کی خدمات حاصل کی جائیں اور پاکستان کی بعض نرسوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھجوانے کا انتظام کیا جائے آپ نے مزید فرمایا پاکستان میں نرسوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے عورتوں کی پاکستان نیشنل گارڈز میں شرکت اور گرل گائڈ کی نمایاں ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا اب پاکستان میں عورتیں معاشرتی کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے پردہ چھوڑتی جا رہی ہیں

پاکستان پرمٹ سسٹم کے حسنِ انتظام کی تعریف

جمعہ کے روز تک ۳۱۳ پرمٹ جاری کئے گئے

نئی دہلی ۲۳ ر اکتوبر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ پاکستان ہائی کمشنر متعینہ نئی دہلی نے ۱۵ اکتوبر سے جمعہ کے دن تک مغربی پاکستان جانے والے ۳۱۳ اشخاص کو پرمٹ جاری کئے ہیں۔ ان میں ۱۱۷ کے قریب خاص زائرین اور دونوں ڈومینینوں کے وہ افسران بھی شامل ہیں جو سرکاری کام پر ایک ڈومینین سے دوسرے ڈومینین گئے ہیں۔

پرمٹ حاصل کرنے والوں میں اکثریت ان ہندوستانی مسلمانوں کی تھی جو اپنے دوست احباب اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے پاکستان جانا چاہتے تھے۔ ہندو جو نسبتاً تھوڑی تعداد میں تھے ان کو اکثر تاجر تھے زیر پرمٹ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں درخواست کنندگان میں میجر جنرل سر رجنالڈ ہیزی تعاملین (?) تھے ڈائریکٹر آف انڈین میڈیکل سروسز بھی تھے وہ اب پاکستان میں برطانوی ریڈ کراس سوسائٹی کے کمشنر ہیں انہوں نے اجرائے پرمٹ کے انتظام اور حسن کارکردگی کی بہت تعریف کی

مشرقی بنگال کے قلت والے علاقہ میں لازمی ٹیکس کا امکان

ڈھاکہ ۲۲ ر اکتوبر اس امر کا امکان پایا جاتا ہے کہ حکومت مشرقی بنگال پیداوار کی کمی کے علاقہ پر لازمی لگان عائد کرے گی دس ایکڑ سے زیادہ زمین کے مالکوں سے پیداوار کا ایک مخصوص حصہ لینے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ یہ تجویز غیر سرکاری سول سپلائز مشاورتی بورڈ میں زیر بحث آ چکی ہے۔

ابتداء میں بھی مشرقی بنگال کی حکومت نے خاص پندرہ کے علاقوں میں ۱۰ ایکڑ سے زیادہ زمین کے مالکوں سے خاص غلہ حاصل کرنے کیلئے ٹیکس عائد کیا تھا۔ مجوزہ سکیم غلہ حاصل کرنے کی موجودہ اسکیم کے علاوہ ہوگی۔ (اسٹار)

برلن کے طیارے بیمار بچوں کو منتقل کر رہے ہیں

برلن ۲۳ ر اکتوبر ۱۰۰۰ سے زیادہ برلن کے بیمار بچے گذشتہ ماہ شہر سے نکال لئے گئے ہیں۔ جرمن سوشل اداروں کو امدادی ضرورت کے لحاظ سے لڑکے اور لڑکیوں کا انتخاب کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ انہیں طیاروں کے ذریعہ ان کے وطن مفت روانہ کیا جاتا ہے یا جرمنی کے مغربی علاقوں کے ہسپتالوں میں داخل کر دیا جاتا ہے

اس مقصد کے لئے روزانہ ۹۰ نشستیں فراہم کی جاتی ہیں حکام کو امید ہے کہ اسکے بعد بیمار مردوں اور عورتوں کو طیاروں میں جگہ دیجائیگی۔ (اسٹار)

ڈھاکہ میں مدرسہ شبینہ کا افتتاح

ڈھاکہ ۲۳ ر اکتوبر مشرقی پاکستان کے صدر مقام ڈھاکہ میں ایک نائٹ اسکول قائداعظم نائٹ اسکول کے نام سے ایک ہفتہ کے اندر اندر کھلنے والا ہے۔ اسکول کی رسم افتتاح وزیر تعلیم مسٹر حبیب اللہ بہادر ادا کرینگے۔ (اسٹار)